سوال

(328) رشتہ کےلیے داڑھی کٹوانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گوجرہ سے محمد ابرار لکھتے ہیں کہ ایک آدمی شادی کا خواہش مند ہے تلاش بسیار کے باوجود مناسب رشتہ نہیں مل رہاجہاں بات چلتی ہے ان کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے داڑھی کٹاؤ پھر لڑکی دیں گے ایسے حالات میں کسی سنت پر عمل کیا جائے جبکہ دونوں سنتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حالات کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو دیندار اور مذہبی گھرانے صدائے احتجاج بلند کیے ہوئے ہیں کہ ہمیں اپنی لڑکیوں کےلئے مناسب رشتے نہیں مل رہے دوسری طرف اس ماحول میں دیندار نوجوان کہہ رہے کہ ہمیں رشتہ کی خاطر ایک سنت کا خون کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے دراصل ہمارے اجتماعی دینی نظام کے فقدان نے ہمیں ان ناگفتہ بہ حالات سے دوچار کر دیا ہم انفرادی طور پر کتا بو سنت پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار ضرور ہیں لیکن اجتماعی طور پر ہم ماحول برادری قوم دوست واحباب اور خواہشات نفس کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں اگر ان بتوں کو پاش پاش کر دیں تو پیش آمدہ الجھنیں خود بخود حل ہو جائیں گی مسلام کےلیے داڑھی رکھنا ایک شناختی علامت اور امتیازی نشان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایرانی مجوسیوں کا ذکر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"کہ یہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی منڈاواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرواپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو(ابن حبان :4/408)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود نصاری کی مخالفت کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ تم اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ(مسند امام احمد :5/265)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رس ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرانے کا حکم دیتے تھے۔ (صحیح مسلم)

اس عمل کو جو سنت کہا جاتا ہے وہ اس معنی میں نہیں ہے کہ اگر کوئی عمل کرے تو ثواب کا حق دار اور نہ عمل کرنے سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ اسے سنت اس لیے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک ایسا طرز عمل ہے جس کی آپ نے کبھی عمر بھر بھی مخالفت نہیں کی بلکہ تما انبیا رحمۃ اللہ علیہ اس امتیازی نشانی کے حامل تھے صورت مسئولہ میں ایک نواجوان نے جو الجھنیں پیش کی ہیں اس کا حل یہ ہے کہ اگر اسے اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے کہ وہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا اور اسے کسی صورت میں ضائع نہیں کرے گا تو اسے اپنے موقف پر ڈٹ جانا چاہیے ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرے اللہ تعالیٰ اس کےلیے ضرور کوئی دروازہ کھولے گا انسان کو مشکلات آتی رہتی

ہیں ہمارے نزدیک عزیمت کا تقاضا یہی ہے کہ دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس شناختی علامت کی حفاظت کرے تاکہ اس سنت کو ہلکا سمجھنے والوں کی امنگیں خاک آلودہوں اور آیندہ انہیں اس قسم کے ناروا مطالبات کرنے کی جرات نہ ہو ہمارے دینی اداروں اور مدارس کو نوجوانوں کی اس ضرورت پر خاص توجہ دینی چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:347